دستور العمل اور ضوابط

۱- ہر انگریزی مہینے کی ۹-۱۶-۲۳-۳۰ تاریخ کو امرتسر سے شائع ہوگا
۲- جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔
۳- جملہ خط و کتابت و ترسیل زر ڈاکخانہ کے قواعد کے موافق شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پراپرائٹر الحکم امرتسر کے نام ہونی چاہئے اور انکی ہی دستخطی رسید وغیرہ مصدقہ ہوگی۔
۴- اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا۔ خلاف تہذیب اور ایسے اشتہارات جنکی نسبت الحکم کو سچے ہونے کا تجربہ نہ ہو جائیگا اجرت پر بھی نہ چھاپے جائینگے۔ مینیجر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

شرح حسب ذیل ہے

	سالانہ	ششماہی
۵- گورنمنٹ اور والیان ریاست سے	عہ	ہ
ہندوستان سے باہر سے	ے	للعہ
مخاص اور معاونین سے بہ عہد معاونت	-	-
عام خریداران سے	ے	عا

۶- ما بعد کی کوئی شرط نہیں اور نہ شرح ما بعد پر کسی کے نام جاری کیا جائیگا یا پچواں حصہ تغیر و صول قیمت کا روا نہ ہوگا۔
۷- ایک ماہ کے اندر جن حضرات سے قیمت وصول نہ ہوگی انکے نام اخبار بند کرکے قیمت کا مطالبہ ہوگا کیونکہ چھ ماہ سے کم کے لئے کسی کے نام اخبار جاری نہ ہوگا +

نمبر ۹ | امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۸۹۷ء | جلد ۱

ناظرین سے دو باتیں

ایک ضروری اطلاع

چونکہ مہتمم ایڈیٹر الحکم حضرت مخدومی مکرمی مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی تشریف آوری کی وجہ سے ان کے جلسہ ہائے وعظ وغیرہ کے انتظام اور ضروری امور کی انجام دہی میں مصروف رہا۔ اس لئے آج کا اخبار صرف چار صفحوں پر شائع کیا جاتا ہے امید ہے کہ ناظرین اس کمی حجم کو باعث مجبوری سمجھ کر معاف فرماویں گے +

ایک اور بات

کرسمس ڈے کی تعطیلات کی وجہ سے ہمارے دور دراز کے احباب دارالامان قادیان میں جمع ہونگے اور نیازمند ایڈیٹر بھی اس روحانی جلسہ کی شمولیت کے لئے دارالامان حاضر ہوگا لہذا اگلا نمبر یعنی ۳۰ دسمبر کا اخبار بالکل شائع نہ ہوگا۔ مگر باایں ہمہ ہم اپنے ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں کہ انشاءاللہ ۹ جنوری ۱۸۹۸ء کے اخبار کے ہمراہ ۱۲ صفحہ کا ضمیمہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے شائع کیا جائیگا۔ حضرت سید مولانا مولوی محمد احسن صاحب کے قیام امرتسر کے حالات ہمارے مخالفوں کی مذبوحی حرکات اور الحق یعلو ولا یعلی کا سچا نظارہ ناظرین کو دکھایا جائیگا اور نہ صرف یہی بلکہ دارالامان قادیان کے روحانی جلسہ کے حالات بھی من وعن ناظرین کے ازدیاد ایمان کے لئے لکھے جائینگے ہم امید کرتے ہیں کہ اس طور پر الحکم کا التوا باعث افسوس نہ ہوگا بلکہ موجب فرحت ہوگا +

یہہ بھی غور طلب بات ہے

کوئی کام ہو وے اور ایک دوسرے کی امداد کے بغیر چل نہیں سکتا۔ قانون قدرت میں عام طور پر اور انسان کی اپنی حالت میں اس امر کو نہایت صفائی سے دیکھتے ہیں کہ تعاون کا سلسلہ کیسا مستحکم اور مضبوط ہے کیا ہمارے معزز ناظرین الحکم ضرورت سمجھ کر اور تسلیم کرکے اور پھر تعاونوا علی البر والتقوی پر ایمان رکھ کر بھی اسکی اعانت امداد سے دستکش ہونا چاہتے ہیں؟

بشارت عظمیٰ

حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے اپنے دوران قیام امرتسر میں جو وعظ مختلف مقامات پر فرمائے۔ ان کا مختصر ذکر ۹ جنوری کے اخبار کے ہمراہ ضمیمہ میں ہوگا۔ الّا خصوصیت سے جو تقریر دلپذیر مولانا صاحب ممدوح نے سورۃ الجمعہ کی پہلی آیات کی تفسیر لطیف کے متعلق بیان فرمائی ہے وہ بہت ہی بے نظیر اور حقائق اور معارف کا ایک دریا ہے جو امڈا چلا آتا ہے۔ مولانا صاحب کی وسیع واقفیت احادیث اور لغات القرآن پر کامل نظر مسلم الثبوت بات ہے۔ ہم نے حضرت مولانا صاحب کی اجازت سے اس تفسیر لطیف کو جو ہمارے امام الزمان کے سلسلہ کی تائید میں قرآن کریم اور احادیث کے ذریعہ فرمائی ہے رسالہ کی صورت میں چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ مولانا صاحب ممدوح نے باوجود ایسی بیش قیمت عطیہ کے دو سو جلدیں کتاب

مذکورہ کی خرید کا وعدہ فرمایا ہے محض اس لئے کہ اشاعت کلمۃ الحق ہو اور الحکم کو امداد پہنچے ہمارے احباب اس کتاب کی اشاعت کی طرف خاص توجہ فرمائیں گے اور جس قدر جلدیں ہمارے معقول احباب خرید سکتے ہوں ہمیں اطلاع دیں تاکہ تیار ہو جانے پر انکی خدمت میں ارسال کیجائیں قیمت فی الحال ہم نہیں بتلا سکتے لیکن اتنا کہہ دیتے ہیں کہ چند آنے ہی اسکی قیمت ہوگی۔ بہر حال یہہ لطیف تفسیر بہت سے بیش قیمت مطالب پر حاوی ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اسکی بہت سی جلدیں ہمارے احباب کو خرید کر تقسیم کرنی چاہئیں کیونکہ اس میں **حضرت حجۃ الاسلام امام ہمام** علیہ السلام کے عظیم الشان سلسلہ کی صداقت قرآن کریم سے نہایت لطیف طرز پر ثابت کر کے دکہائی ہے درخواستیں جلد آنی چاہئیں کتاب ۲۰ جنوری سے پہلے تیار ہو جائیگی اور کتاب کا نام ہوگا +

موعظہ حسنہ

درخواستیں شیخ یعقوب علی (تراب) اڈیٹر الحکم امرتسر کے نام آنی چاہئیں + حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار بھی پچاس کتابوں کے خریدنے کا وعدہ فرماتے ہیں +

مکاتیب دلچسپ

ذیل میں ہم حضرت اقدس حضرت حجۃ اللہ امام الوقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ادوم اللہ فیوضہم کا ایک مکتوب درج کرتے ہیں جو محمد اسمعیل نام ایک پٹواری کے جواب خط میں لکہا گیا مکتوب مذکور حضرت کی طرف سے حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے لکہا تہا بہر حال وہ ہر دو خط یعنی پٹواری صاحب اور حضرت امام الوقت کا یہہ ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مرزا صاحب۔ اسلام علیکم

آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ خود بدولت مہدی اور مسیح موعود ہیں اور تمام پیشگوئیاں متعلق ظہور مہدی و نزول مسیح جو قرآن مجید و حدیث شریف میں وارد ہیں ان کا مورد آپ ہی کی ذات شریف ہے اور خروج دجال سے غلبہ کفار مراد ہے اور حسب عقائد مسلمہ امت اسلام بجز آپ کے کوئی مہدی ظہور نہیں کریگا اور نہ جناب مسیح بن مریم علیہم السلام نازل ہونگے کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہوئے ہیں، چنانچہ ان سب باتوں کے جوابات کافی و شافی آپ کو علماء اسلام نے کافی شافی طور پر دئے ہیں خواہ آپ نے ان جوابات کو تسلیم کیا ہو خواہ نہ کیا ہو مگر میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جوابات سچ اور درست ہیں اور انکے مقابلہ میں آپ کے دلائل صرف تحریف معنوی کلام الٰہی کے اور باطل اور لاطائل ہیں لیکن چونکہ اپنی تشفی کے واسطے مجھکو آپ سے خود بخود گفتگو کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے اسواسطے مفصلہ ذیل اعتراض کرتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیویں۔ وھو ہذا۔

آپ نے جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا مرجانا اس آیت سے ثابت کیا ہے کہ "یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا" میں کہتا ہوں کہ ایک وقت میں جبکہ یہودیوں کے ہاتھ سے جناب عیسیٰ علیہ السلام تنگ تھے جناب الٰہی نے ان سے وعدہ کیا کہ میں تم کو موت بمعنی پورا قبض کرنا کرونگا اور اپنی طرف اٹھا لونگا اور کافروں سے پاک کرونگا پس جبکہ مطہرک من الذین کفروا کا وعدہ بغیر رفع معہ جسم عنصری کے پورا نہیں ہو سکتا اور ظاہر ہے کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد تو ضرور ہوا کہ فوت کا معنی مرجانا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر صرف روح کے واسطے مطہرک کا وعدہ تسلیم کیا جاوے تو عامہ ارواح سے روح عیسوی کی فضیلت نہیں پائی جاتی اور ضروری ہے کہ کفار حکام وقت نے اس جسم پاک کے ساتھ کسی طرح کی بے ادبی کی ہو اور اس صورت میں خداوند عالم کے ذمہ وعدہ خلافی کا الزام عائد ہو سکتا ہے۔ معاذ اللہ منہا پس ضرور ہوا کہ جناب موصوف حسب وعدہ خداوندی معہ جسم عنصری آسمان پر اُٹھائے گئے تا نبا آیت شریف **وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ**۔ سے ثابت ہوتا ہے کہ آنجناب بعد رفع الی السماء اب تک معہ جسم عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں اور کسی وقت میں بموجب مسلمات امت اسلام زمین پر نازل ہونگے اور تمام اہل کتاب یعنی مسلمان و یہود و نصاریٰ ان کے ساتھ متفق الایمان ہونگے اسکے بعد وہ مرینگے +

سو چونکہ آپ کے وجود میں یہہ صفت نہیں پائی جاتی اس لئے میں آپ کے دعویٰ پر یقین نہیں لاتا پس اگر آپ بالحق مامور ہیں اور مسیح موعود ہیں تو برے اس اعتراض کا جواب دے کر تشفی کریں اور تحریر جواب کے واسطے ارکاٹکٹ ارسال ہے +

اور اگر اس کا جواب نہ دیویں تو لازم ہے کہ دعویٰ باطل چھوڑ کر سچے سید ہے مسلمان ہو جاویں۔ فقط

تحریر ۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۴ ہجری +

الراقم محمد اسمعیل پٹواری موضع سینانوالہ ڈاکخانہ دہر یوالہ ضلع گورداسپور

از قادیان ضلع گورداسپور بحکم حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود لکہا گیا۔ محمد احسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میاں محمد اسمعیل صاحب پٹواری و علیکم السلام آپ کا خط حضرت اقدس کی خدمت مبارک میں پڑہا گیا معلوم ہوا کہ آپ نے ہمارے رسائل مصنفہ میں سے کسی ایک رسالہ کا بھی مطالعہ نہیں کیا لہذا آپ پر ضرور ہے کہ ہماری کتابیں دیکھو تاکہ حق واضح ہو جاوے یہاں پر اگر تمام شکوک اور شبہات رفع کرو بالفعل مختصر طور پر تمہارے دونوں شبہات متعلقہ ہر دو آیات رفع کیجاتی ہیں آیت اول مندرجہ خط یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا۔ سے تم نے یہہ سمجھ لیا ہے کہ حسب وعدہ مطہر مندرجہ آیت کے حضرت عیسیٰ کا معہ جسم عنصری کے آسمان پر اٹھایا جانا ضروری ہے ورنہ بسبب بے ادبی کرنے کفار کے ساتھ جسم عنصری حضرت عیسیٰ کے اسکی جسم کی تطہیر نہ ہوگی اور وعدہ تطہیر میں خلف لازم آئیگا یہہ شبہ تمہارا محض وہم اور خیال فاسد ہے۔ آپ پر لازم ہے کہ اول کسی دلیل شرعی سے آپ یہہ ثابت کریں کہ کسی مطہر اور مقدس شخص کے جسم کے ساتھ کفار کی بے ادبی کرنے سے وہ شخص مطہر نہیں رہتا بلکہ بجائے تطہیر کے تنجیس ثابت ہو جاتی ہے لیکن اس امر کا ثابت کرنا تو آپ کو منجملہ محالات شرعیہ کے ہے کیونکہ نصوص صریحہ قرآنیہ مثل آیت ویقتلون النبیین بغیر حق وغیرہ با آواز بلند ثابت کر رہی ہے کہ بعض انبیاء کے جسم مطہر کے ساتھ کفار کی بے ادبی کرنے کی یہانتک نوبت پہنچی کہ ان کو قتل ہی کر ڈالا چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو مقتول کر کے سر مبارک آنحضرت کا ایک کنجری کو دیا گیا اور اس نے اسکی سخت بے ادبی کی۔ علاوہ انبیاء کے امرین بالمعروف بھی اکثر

قتل ... فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویقتلون الذین
یامرون بالمعروف تو کیا آپکے نزدیک انبیاء و
اولیاء مقتولین مطہر اور مقدس نہ رہے نعوذ باللہ منہا - الا
اعتقاد ثانیاً اہلبیت کے واسطے آیت تطہیر موجود ہے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا - مجھکو یقین ہے کہ حضرت
امام حسین وغیرہ کو آپ بالضرور داخل اہلبیت رکھتے ہونگے
پھر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ انکے جسم مطہر کے ساتھ کیسی کیسی
بے ادبیاں کی گئیں پھر آپ کے مذہب کے موجب
یہاں پر چند اشکال پیدا ہوتے ہیں اول جو امر اللہ تعالیٰ
کی مرادات میں سے تہا وہ حاصل نہ ہوا - دوم حضرت
امام حسین آپکے مذہب کے موجب مطہر نہ رہے سوم
وعدہ الٰہیہ میں جو تاکید تام یعنی کلمہ انما و تاکید مفعول مطلق
وغیرہ فرمایا گیا تہا خلف لازم آیا یہاں بھی تو اس آیت کو
پڑہیئے کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد - فما ہو جوابکم
فہو جوابنا - ہوا رفع کی نسبت آپ خود ہی سوچ لیں
کہ آیت میں توفی کے بعد ہی اول درجہ تو یہ ضروری ہے کہ
توفی کے ساتہہ ہی بغیر توفی کے آیت میں نہیں - پھر وفات
کے ساتہہ کونسا رفع ہوا کرتا ہے کیا وفات کے ساتہہ جسم
عنصری بہی آسمان پر اٹہایا جاتا ہے تمام احادیث اور
نیز قرآن مجید سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کا ہی رفع ہوا
کرتا ہے نہ جسم کا دیکہو تفسیر آیت ان الذین کذبوا بایتنا
واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء کو - اور معنی توفی کے
جو باب تفعل سے ہی تمام قرآن مجید اور احادیث میں موت
اور قبض روح کے ہی آئی ہیں لا غیر ائمہ کبار مثل امام مالک
وغیرہ بہی حضرت عیسٰی کی موت کے ہی قائل ہیں حضرت
عبد اللہ ابن عباس نے بہی بروایت صحیح بخاری معنی
توفی کے موت کے ہی کیئے ہیں اور دیکہو حاشیہ جلالین میں
لکہا ہے و تمسک ابن حزم بظاہر الآیۃ و قال بموتہ تمام کتب
لغت پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ توفاہ اللہ ای قبض اللہ
روحہ پھر فرمائیے کہ مخالفین نے ہمارے ان دلائل یقینیہ
و براہین قطعیہ کا کیا جواب دیا ہے آپ ہمارے رسائل کو
دیکہیں ای حضرت مخالفین سے کسی ایک امر کا جواب
بہی نہیں ہو سکا باوجودیکہ ہم نے ہزار ہا روپیہ کے انعام
کا اشتہار بہی دیا - اگر آپ علم عربی سے واقف نہیں
اور زیادہ بحثوں میں پڑنا نہیں چاہتے تو میں آپ کو
ایک سہل تدبیر بتلائے دیتا ہوں آپ اپنے کاغذات
پٹوارگری کو ہی دیکہہ بہالو کہیں نہ کہیں آپ کو لفظ
متوفی کسی اسامی دیہہ کے نام کے مقابل خسرہ وغیرہ
میں ضرور ملیگا پھر اگر قانون گو یا تحصیلدار صاحب سے
اس اسامی متوفی کی نسبت آپ فرماویں کہ حضور وہ
شخص تو مرا نہیں ہے اس کا جسم آسمان پر اٹہایا گیا ہے
اور وہ آسمان پر زندہ ہے خصوصاً جب کہ اس کو
متوفی ہوئے بہی اتنی مدت گذر گئی ہو جس میں احتمال
اسکی حیات کا باقی نہیں ہو سکتا - تو قانون گو یا تحصیلدار
صرف آپ کے اس اظہار کا جواب آپ کو کیا دیوینگے
میں آپ کی نسبت تو کچہہ نہیں کہتا مگر کسی دوسرے پٹواری
کی نسبت کہتا ہوں کہ تحصیلدار صاحب اسکو پاگل قرار
دیکر رپورٹ اسکی برطرفی عہدہ پٹوارگری سے کرا دیوینگے
اب آپ کو زیادہ بحث میں پڑنے کی بہی ضرورت نہ
رہی اور اپنے ہی کاغذات سے لفظ متوفی کی تحقیق
ہو گئی - نہ ہلدی لگی نہ پھٹکری - آیت دوم مندرجہ خط
دوسری آیت **وان من اہل الکتب الا
لیؤمنن بہ قبل موتہ** سے آپ کو یہہ پتہ
نہیں ہوا ہے کہ حضرت عیسٰی جسم عنصری کے ساتہہ اب
تک آسمان پر زندہ بیٹہے ہوئے ہیں دین اسلام پر جو ہزارہا آفتیں
وارد ہو رہی ہیں انکا تماشہ دیکہہ رہے ہیں اور شائد
جبکہ اسلام زمین پر بالکل نہ رہیگا اسوقت پھر زمین
پر نازل ہونگے تب نئے سرے سے جملہ اہل کتاب یہود و
نصاری مع نام کے مسلمانوں کے ان پر ایمان لاوینگے
مگر یہہ سب کچہہ تو جب ہو سکتا تہا کہ حضرت عیسٰی کا زندہ
بجسم عنصری آسمان پر جانا ثابت کر لیا جاوے -
مثل مشہور ہے ثبت العرش ثم النقش نزول خیالی آپکا تو
فرع صعود کے ہے پس جبکہ جسم عنصری سے حضرت عیسٰی
کا آسمان پر چڑہ جانا ہی ثابت نہیں ہوا تو اترنا آسمان
سے کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اور آیت مذکورہ میں نہ
کہیں نزول کا ذکر ہے نہ آسمان پر چڑہنے کا اور نہ حیات کا
بلکہ موت کا ہی ذکر ہے پس صاف اور سیدہے معنی آیت
کے یہی ہیں کہ کوئی اہل کتاب میں سے نہیں مگر کہ وہ بالضرور
بیان مذکورہ بالا کو قرآن مجید عیسٰی کی موت کے پہلے سے ہی مانتا
جاتا یا ہے کیونکہ اسی مقام پر صیغہ مستقبل کا واسطے استمرار
کے آتا ہے حاصل آیۃ یہہ ہے کہ ضمیر بہ کی بیان مذکورہ
قرآن مجید کیطرف راجع ہے اور یہہ محاورہ قرآن مجید کا نسبت رجوع
ضمیر کیطرف مذکور کی اکثر پایا جاتا ہے اور حاصل یہہ ہے کہ
سولی سے قتل ہونیمیں حضرت عیسٰی کے اہل کتاب شک میں پڑ گئی
تہی اور کوئی وجہ علمی انکے پاس بجز ظنی ڈھکوسلا نہیں تہی جس سے
یقین پیدا ہو کہ سولی سے حضرت عیسٰی مقتول ہوئے ہیں اور غرض
اس سب بیان کی اللہ تعالیٰ کے کلام میں یہی ہے کہ یہود کا قول
یعنی انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ جو بڑی تاکیدات
سے انہوں نے کہا تہا اسکی نفی کیجاوے تاکیدات سے
ہی دوسرے معنی آیت کے یہہ بہی ہو سکتے ہیں جو تمام
تفاسیر میں لکہے ہیں کہ ہر ایک اہل کتاب اپنی موت سے پہلے
اس پر ایمان لے آتا ہے اور جو معنی آپ نے سمجہے ہیں وہ
معنی محض غلط ہیں انکی تغلیط تفاسیر معتبرہ میں بہی
لکہے ہوئے ہیں دیکہو تفسیر مظہری صفحہ ۲۳۱ و
۲۳۲ کو جس میں ان معنوں کا غلط ہونا ثابت کیا ہے
ولیس ذلک فی شئ من الاحادیث المرفوعۃ وکیف
یصح ہذا التاویل مع ان کلمۃ ان من اہل الکتاب شامل
الموجودین فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم البتۃ سواء کان
ہذا الحکم خاصا بہم اولا فان حقیقۃ الکلام للحال ولا وجہ
لان یراد بہ فریق من اہل الکتاب یوجدون حین نزول
عیسی علیہ السلام فالتاویل الصحیح ہو الاول ویؤیدہ قراءۃ
ابی ابن کعب اخرتک - ترجمہ یعنی احادیث مرفوعہ
میں ان معنی کا کوئی اصل صحیح موجود نہیں اور یہہ تاویل
کیونکر صحیح ہو سکتی ہے باوجودیکہ کلمہ ان من اہل
الکتاب ان اہل الکتاب کو بہی شامل ہے جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تہے خواہ یہہ کلمہ
یعنی ان من اہل الکتاب انہیں سے خاص ہو یا
خاص نہ ہو لیکن حقیقت کلام جو زمانہ حال آنحضرت
صلعم کا زمانہ ہے وہ سب ماتوں سے مراد ہونے میں
زیادہ استحقاق رکہتا ہے اور کوئی وجہ اسکی نہیں پائی جاتی
کہ کیوں وہی اہل کتاب خاص کئے جاویں جو حضرت
عیسٰی کے نزول کے وقت موجود ہونگے پس صحیح تاویل
وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں قراءۃ ابی بن کعب
بہی اسی کی موئید ہے آخر تک - آگے رہا ہمارا
دعوی دربارہ مسیح موعود ہونے اور مہدیت کے
سو اس کے ثبوت کے لیئے ہزارہا نشانات موجود
ہیں تم برائے چندے یہاں پر آکر قیام کرو تاکہ
حقیقت دعوی کی تم کو ثابت ہو جاوے اب غور کرو
کہ جس کہیت کے منبر کا زمینداروں میں کچہہ جھگڑا پڑتا ہے
پٹواری کا حاضر ہونا موقعہ نزاع پر ضروریات سے ہوتا ہے
مثل مشہور ہے قضیہ زمین برسر زمین - والسلام علی
من اتبع الہدی -

۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء

راقم مرزا غلام احمد +

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۸ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے - المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بہت ہی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے تو بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر - ناخونہ - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیدا ہو گئے ہیں چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اسلئے ہر کس کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلا تامل و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ویم - صمانگے صاحب بہادر ایم - بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلنڈ) امرتسر

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۸ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی - اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور +

۳- جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب تسلیم بصد تعظیم - شاید جناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار جسکی دو لال کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر ہونے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے اور مریض دعا گو ہے بندہ بھی بصد شکر گزاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو آپنے ایسی نادر دوا کو اسقدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے کہ جو وقت مبتلا ہوئے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم (سرمہ ممیرہ) کی استعمال اگر نیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرما دیں - راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڑھ ڈسپنسری شملہ +

۴- جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلیپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں - دستخط سردار صالح محمد خاں درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خاں صاحب مرحوم والی ملک ترکستان ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا +

شیخ یعقوب علی تراب، ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے ریاض ہند پریس امرتسر میں چھپا